دوسرا معاملہ جو آپ نے پیش فرمایا ہے اس پر بھی آپ نے جذباتیت سے الگ ہو کر غور نہیں کیا۔ جماعت اسلامی یہ کبھی نہیں کرتی کہ وہ دانستہ کسی مقرر کے نام کو اشتہار میں استعمال کرے، درآنحالیکہ تقریر کسی دوسرے کو کرنی ہو لیکن اس کے ساتھ وہ کیسے گارنٹی دے سکتی ہے کہ اس کے پروگرام مشیت کے تصرفات سے بالاتر ہیں اور وہ جس مقرر کا نام اشتہار میں دے دے وہ بیماری، اور ناگہانی حادثات کے چنگل سے آزاد رہے گا۔ اب جو لوگ خواہ مخواہ جوشیلے پن کی وجہ سے ایسی گارنٹی لوگوں کو اپنی طرف سے دیتے پھریں، ظاہر ہے کہ ان کو مایوسی اور شرمساری سے دوچار ہونے کے مواقع پیش آسکتے ہیں۔

آخری گزارش یہ ہے کہ جن لوگوں نے اپنے کندھوں پر ایسے نازک جذبات کا شیشہ خانہ لاد کر تحریک اسلامی کا کھیل کھیلنے کے لئے میدان کا رخ کیا ہو، ان کو تو ہر قدم پر حادثہ ہائے جانکاہ پیش آئیں گے۔ یہ ایک عجیب نمونہ ایمان ہے کہ آدمی کے مزاج اور اس کی سمجھ بوجھ کے خلاف ذراسی کوئی صورت پیش آئی تو ایسے جذبات کا دورہ پڑا اور وہ چیخنے چلانے بیٹھ گیا کہ بس اب مجھے مقصد اور طریق کار میں شک پیدا ہو گیا ہے۔ بھائی! اس بساط پر چینی اور بلور کے مہرے کام نہ دیں گے؟ (ن۔ص)

نیکی کی راہ میں مشکلات کیوں؟

سوال:

آج سے ایک سال قبل دنیا کے جملہ افعالِ بد سے دوچار تھا، لیکن دنیا کی بہت سی آسانیاں مجھے حاصل تھیں۔ میں نہ کسی کا مقروض تھا اور نہ منت کش۔ اور اب جب کہ میں ان تمام افعالِ بد سے تائب ہو کر بھلائی کی طرف رجوع کر چکا ہوں، دیکھتا ہوں کہ ساری فارغ البالی ختم ہو چکی ہے اور روٹی تک سے محروم ہوں۔ سوال یہ ہے کہ اچھے اور نیک کام کرنے والوں کے لئے دنیا تنگ کیوں ہو جاتی ہے؟ اور اگر ایسا ہے تو لوگ آخر بھلائی کی طرف کاہے کو آئیں گے؟ یہ حالت اگر میرے لئے آزمائش ہے کہ سر منڈاتے ہی اولے پڑے تو یہ منزل میں کس طرح پوری کروں گا؟

میں اس مسئلے میں بہت بےچینی محسوس کر رہا ہوں!

جواب:

آپ جس صورت حال سے دوچار ہیں اس میں میری دلی ہمدردی آپ کے ساتھ ہے، اور میں آپ کا دل دکھانا نہیں چاہتا، لیکن آپ کی بات کا صحیح جواب یہی ہے کہ آپ فی الواقع آزمائش ہی میں مبتلا ہیں، اور اس منزل سے بخیریت گزرنے کی صورت صرف یہ ہے کہ آپ خدا اور آخرت کے متعلق اپنے ایمان کو مضبوط کر کے صبر کے ساتھ نیکی کے راستے پر چلیں۔

آپ کو اس سلسلے میں جو الجھنیں پیش آرہی ہیں ان کو رفع کرنے کے لئے میں صرف چند اشارات کرنے پر اکتفا کروں گا۔

بدی کی راہ آسان اور نیکی کی راہ مشکل ہونے کی جو کیفیت آپ اس وقت دیکھ رہے ہیں اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ہمارا موجودہ اخلاقی، تمدنی، معاشی اور سیاسی ماحول بگڑا ہوا ہے۔ اس ماحول نے بکثرت ایسے اسباب پیدا کر رکھے ہیں جو برے راستوں پر چلنے میں انسان کی مدد کرتے ہیں اور بھلائی کی راہ اختیار کرنے والوں کی قدم قدم پر مزاحمت کرتے ہیں۔ اگر خدا کے صالح بندے مل کر اس کیفیت کو بدل دیں اور ایک صحیح نظام زندگی ان کی کوششوں سے قائم ہو جائے تو انشاء اللہ نیکی کی راہ بہت کچھ آسان اور بدی کی راہ بڑی حد تک مشکل ہو جائے گی۔ ایسا وقت آنے تک لامحالہ ان سب لوگوں کو تکالیف و مصائب سے دوچار ہونا ہی پڑے گا جو اس برے ماحول میں راہ راست کو اپنے لئے منتخب کریں۔

تاہم یہ حقیقت اپنی جگہ اٹل ہے کہ نیکی بجائے خود اپنے اندر دشواری کا ایک پہلو رکھتی ہے اور اس کے برعکس بدی کی فطرت میں ایک پہلو آسانی کا مضمر ہے۔ آپ بلندی پر چڑھنا چاہیں تو بہرحال اس کے لئے کسی نہ کسی حد تک محنت کرنی ہی پڑے گی، چاہے اس کو کتنا ہی سازگار بنا دیا جائے لیکن پستی کی طرف گرنے کے لئے کسی کوشش اور محنت کی ضرورت نہیں، ذرا اعصاب کی بندش ڈھیلی کر کے ڈھیک جائیے پھر تحت الثریٰ تک سارا راستہ بغیر کسی سعی و محنت کے خود طے ہو جائے گا۔

آپ پوچھتے ہیں کہ اگر اچھے کام کرنے والوں کی زندگی تنگ ہو جاتی ہے تو دنیا اس طرف رخ ہی کیوں کرے گی؟ لیکن میں پوچھتا ہوں کہ اگر اچھے کام کرنے والوں کو دنیا کی تمام سہولتیں اور آسائشیں بہم پہنچنے لگیں